سوال

(48) مشرک امام کی اقتداء کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آمدی کا عقیدہ ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر، مشکل کشا اور نفع ونقصان کے مالک ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم اور علی ہجویری داتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ بدعات کا مرتکب ہے کیا ایسے آدمی کی اقتدا میں نماز ہوجاتی ہے یا نہیں۔ مجلۃ الدعوۃ میں قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاض ناظر مشکل کشا اور نفع نقصان کے مالک سمجھنا شیخ عبدالقادر جیلانی اور کو غوث اعظم کہنا اور علی ہجویری کو داتا ماننا، شرک ہے اور ان امور پر اعتقاد رکھنے والا بلاشک مشرک ہے۔ کیونکہ کسی کو نفع ونقصان سے دوچار کرنا یا کسی کی پریشانی دور کرنا، فریاد رسی کرنا، اولاد دینا یہ تمام صفات اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہیں جو اس نے کی اور عطا نہیں کیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب سید الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی فرمایا کہ :

قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ...١٨٨ ... الأعراف

''اے نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیں کہ میں اپنی جان کیلیئے بھی نفع ونقصان کا مالک نہیں مگر جو اللہ چاہیئے''۔ (الاعراف: ١١٨)

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا :

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ٢٠ قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ٢١ ... الجن

''کہہ دیجئے میں توصرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا کہہ دیجئے میں تمہارے لئے نقصان اور ہدایت کا مالک نہیں ہوں''۔ (الجن: ٢٠، ٢١)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اس کے غیر میں نہیں پائی جاتی وہ اپنی ذات وصفات میں یکتا واحدہ لاشریک ہے۔ اور جو لوگ اللہ خالق کی صفات اس کی مخلوق میں مانتے ہیں وہ اس کے ساتھ شرک کرتے ہیں اور مشرک آدمی کے اعمال تباہ وبرباد ہوجاتے ہیں وہ اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں ہوتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف انبیاءؑ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :

وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ٨٨ ... الأنعام

''اوراگر یہ لوگ بھی شرک کرتے تو ان کے اعمال بھی ضائع ہو جاتے''۔ (الانعام: ۸۸)

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا:

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ٦٥ ...الزمر

''اور تحقیق وحی کی گئی آپ کی طرف اوران لوگوں کی طرف جو آپ سے پہلے تھے اگر تو نے شرک کیا تو تیرے عمل ضائع ہو جائیں گے اور البتہ تو خسارہ اپنے والوں میں سے ہو جائے گا''۔ (الزمر: ٦۵)

ان ہر دو آیات سے واضح ہو گیا کہ مشرک آدمی کے اعمال اللہ کے ہاں قبال قبول نہیں، خواہ وہ نماز ہو یا روزہ، حج ہو یا زکوۃ غرض کسی قسم اک اعمل بھی شمرک کا قوبل نہیں بلکہ وہ سارے اعمال اکارت اور ضائع ہوں گے۔ تو جب امام مشرک ہو گا اور اس کا اپنا عمل اللہ کے ہاں مقبول نہیں تو اس کی اقتدار میں ادا کی جانے والی نماز بھی کیونکہ قبول ہو گی۔ امام کیلیئے ضروری ہے کہ وہ صحیح العقیدہ ہو۔ جس شخص کا عقیدہ صحیح نہیں وہ امامت کے لائق کیسے ہو سکتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج1

محدث فتویٰ